دار الافتاء دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال

www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524
برائے رابطہ

فتوی نمبر 31741

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص کوئی جانور خرید کر دوسرے شخص کو اس شرط پر دیتا ہے کہ تو اس کی خدمت وغیرہ کر تو اس جانور کی بڑھوتری ہمارے درمیان مشترک ہوگی۔ اور وہ جانور اصل مالک ہی کا رہے گا۔

اور اسی طرح اس جانور کی خدمت پر ہونے والا خرچ بھی خادم کا ہی ہوگا۔

کیا ایسا کرنا صحیح ہے، اگر صحیح نہیں تو صحیح صورت بیان فرمادیں۔

السائل ! ماجد حسین ڈیروی۔

الجواب حامداً و مصلیاً

جانور کی شراکت کا رائج طریقہ درست نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ جانور، اخراجات، خدمت اور بڑھوتری سب مشترک ہوں تو یہ جائز ہوگا۔ البتہ یہ صورت اختیار کی جائے تو بھی جائز ہوگی کہ جانور خرید کر نصف جانور خدمتگار کے پاس بیچ دے۔ دوسرا شخص خدمت کرتا رہے، بوقت تقسیم مالک اپنا قرضہ سب یا اسکا کچھ حصہ شریک کو یہ کہہ کر معاف کر دے کہ جو خرچہ خدمت وغیرہ میرے حصہ کی ہے وہ تم معاف کردو۔

وفی الفتاوی الھندیۃ ج ۲ ص ۳۳۵

اذا دفع البقرۃ الی انسان بالعلف لیکون الحادث بینھما نصفین فما حدث فھو لصاحب البقرۃ وللرجل مثل العلف الذی علفھا او اجر مثلہ فیما قام علیھا ... والحیلۃ ذلک ان یبیع نصف البقرۃ من ذلک الرجل بثمن معلوم حتی تصیر البقرۃ واجناسھا مشترکۃ بینھما فیکون الحادث منھا علی الشرکۃ۔

والله اعلم بالصواب

کتبہ

محمد موسیٰ میلسوی

از دار الافتاء دار العلوم عیدگاہ کبیر والا

۱۲ - ۵ - ۱۴۴۲ھ

الجواب صواب

[signature]

دار العلوم کبیر والا

۱۲/۵/۱۴۴۲ھ

Scanned with CamScanner